سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

اٰیاتُھا ۷ (۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رکوعھا ۱

سورہ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ف۲ جو پالنے والا سارے جہان کا ف۳ بے حد مہربان نہایت رحم والا مالک روز جزا کا ف۴ تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ف۵ بتلا ہم کو راہ سیدھی راہ اُن لوگوں کی جن پر

ع۱ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

تو نے فضل فرمایا ف۶ جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے ف۷

(۱) رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے ترجمہ میں ان سب باتوں کا لحاظ ہے۔

(۲) **ہر تعریف اللہ کی ہے** یعنی سب تعریفیں عمدہ سے عمدہ اول سے آخر تک جو ہوئی ہیں اور جو ہوں گی خدا ہی کو لائق ہیں۔ کیونکہ ہر نعمت اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور عطا کرنے والا وہی ہے خواہ بلاواسطہ عطا فرمائے یا بواسطہ جیسے دھوپ کی وجہ سے اگر کسی کو حرارت یا نور پہنچے تو حقیقت میں آفتاب کا فیض ہے۔ شعر حمد را با تو نسبتے ست درست ؛ بر در ہر کہ رفت بر در تست۔ تو اب اس کا ترجمہ کرنا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے، بڑی کوتاہی کی بات ہے جس کو اہل فہم خوب سمجھتے ہیں۔

(۳) **عالمین کے معنی** مجموعہ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں اور اسی لئے اس کی جمع نہیں لاتے۔ مگر آیت میں عالم سے مراد ہر ہر جنس (مثلاً عالم جن، عالم ملائکہ، عالم انس وغیرہ وغیرہ) ہیں۔ اس لئے جمع لائے تاکہ جملہ افراد عالم کا مخلوق جناب باری ہونا خوب ظاہر ہو جائے۔

(۴) اس کے خاص کرنے کی اوّل وجہ تو یہی ہے کہ اس دن بڑے بڑے امور پیش آئیں گے ایسا خوفناک روز نہ پہلے ہوا نہ آگے کو ہو دوسرے

اُس روز بجز ذات پاک حق تعالٰے کے کسی کو ملک و حکومت ظاہری بھی تو نصیب نہ ہوگی لمن الملك اليوم لله الواحد القهار۔

(۵) **صرف اللہ سے استعانت** اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اُس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اُس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالٰی ہی سے استعانت ہے۔

(۶) **اہل انعام اور اہل غضب** جن پر انعام کیا گیا وہ چار فرقے ہیں نبیین و صدیقین و شہداء و صالحین کلام اللہ میں دوسرے موقع پر اس کی تصریح ہے اور المغضوب علیھم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ دیگر آیات و روایات اس پر شاہد ہیں اور صراط مستقیم سے محرومی کل دو طرح پر ہوتی ہے۔ عدم علم یا جان بوجھ کر کوئی فرقہ گمراہ اگلا پچھلا ان دو سے خارج نہیں ہو سکتا سو نصاریٰ تو وجہ اوّل میں اور یہود دوسری میں ممتاز ہیں۔

(۷) **قرآن میں سورہ فاتحہ کی حیثیت** یہ سورت خدا تعالٰی نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہو تو ہم سے یوں سوال کیا کرو اس لئے اس سورت کا ایک نام تعلیم مسئلہ بھی ہے۔ اس سورت کے ختم پر لفظ آمین کہنا مسنون ہے۔ اور یہ لفظ قرآن شریف سے خارج ہے معنی اس لفظ کے یہ ہیں کہ "الٰہی ایسا ہی ہو" یعنی مقبول بندوں کی پیروی اور نافرمانوں سے علیحدگی میسّر ہو اس سورت کے اوّل نصف میں اللہ تعالٰی کی ثناء و صفت اور دوسرے حصّہ میں بندہ کے لئے دعا ہے فائدہ غیر المغضوب الخ الذین کا بدل ہے یا اُس کی صفت ہے اس لئے اُس کے مناسب ترجمہ کیا گیا۔ بعض تراجم دہلویہ میں جو اس کا ترجمہ کیا ہے خلاف ترکیب و خلاف مقصود ہے۔